www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

مادہ	الفاظ اور عنوان
بصل	(بَصَل پیاز ص ۲/۲)
بضع	بِضْع چند بِضَاعَۃ سامان
بَطَأَ	بَطَأَ سستی کرنا
بطر	بَطِرَ اِترانا
بطش	بَطَش پکڑنا
بطل	بَطَلَ برباد ہونا بَاطِل جھوٹ
	اَبْطَلَ برباد کرنا۔ جھٹلانا
بطن	بَطَنَ اندر (پیٹ ص ۲/۲)
	بطانۃ دوست بَطَنَ چھپنا
بعث	بَعَثَ اٹھانا۔ بھیجنا۔ زندہ کرنا
	یوم البعث آخرت
	اِنْبَعَثَ اٹھنا
بعثر	کریدنا۔ ڈھونڈنا
بعد	بُعْد پیچھے بُعْد دوری۔ فرق
	بعید۔ دُور بَعُدَ بدُعا دینا اَبْعَدَ
	دور کرنا، رکھنا بَاعَدَ دراز کرنا
بعر	بعیر اونٹ
بعض	بَعْض حصّہ۔ ٹکڑا (بعوضۃ مچھر ص ۲/۱)
بعل	بَعْل خاوند۔ بت ص ۱/۲)
بغتۃ	بَغْتَۃً اچانک
بغض	بَغْضَاء دشمنی۔ ناراضگی
بغل	بِغَال خچر (ص ۲/۱)
بغی	بَغٰی چاہنا۔ حد سے بڑھنا۔
	بِغَاء بدکاری
	اِبْتَغٰی پیچھا کرنا۔ ڈھونڈنا
	اِنْبَغٰی (یَنْبَغِی) لائق ہونا
بقر	بَقَر گائے۔ بیل (ص ۲/۱، ۵/۱)
بقع	بُقْعَۃ ٹکڑا
بقل	بَقْل ترکاری (ص ۲/۲)

مادہ	الفاظ اور عنوان
بقی	بَقِیَ باقی رہنا اَبْقٰی باقی چھوڑنا
بکر	بِکْر کنوارا یا کنواری (ص ۵/۱) ج
	بُکْرَۃ صبح۔ صبح کا وقت) ابکار
بکۃ	بَکَّۃ۔ مکہ (ص ۱/۲)
بکم	بُکْمٌ۔ ابکم۔ گونگا (ص ۲/۲)
بکی	(بَکٰی رونا ۱۲/۱۶، اَبْکٰی رلانا ۵۳/۴۳
بلد	بَلَد شہر
بلس	اَبْلَسَ غمگین ہونا۔ ناامید ہونا
بلع	بَلَعَ نگلنا۔
بلغ	بَلَغَ پہنچنا اَبْلَغَ اور بَلَّغَ پہنچانا
بلو	بَلٰی۔ اَبْلٰی۔ اِبْتَلٰی آزمائش کرنا
بلی	بَلٰی۔ ہاں۔ نہیں
	بَلِیَ بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا
بنن	(بنان پورے ص ۲/۲)
بنو	ابن۔ ابنۃ۔ بِنْت بیٹا۔ بیٹی
بنی	بَنٰی بنانا بِنَاء چھت بنیان دیوار
بوء	بَاءَ لوٹنا بَوَّاَ آباد ہونا۔
	تَبَوَّاَ آباد کرنا۔
بوب	(باب۔ دروازہ ص ۲/۴)
بور	بَارَ ہلاک ہونا بوار ہلاکت نقصان
بول	بال۔ حال۔
بہت	بَہَتَ حیران ہونا۔ بہتان
بہج	بَہَجَ خوش لگنا۔ بَہْجَۃ رونق
	بَہِیْج خوبصورت
بہل	اِبْتَہَلَ بددُعا دینا۔ پکارنا
بہم	بہیمۃ (ج بہائم) چوپائے
بیت	بَیْت گھر بیات رات
	بَاتَ رات کے کام
	بَیَّتَ مشورہ کرنا (شبخون مارنا)

مادہ	الفاظ اور عنوان
بید	بَادَ ہلاک ہونا
بیض	بَیْض انڈے (ص ۲/۲) بِیْض سفید
	(ص ۲/۶)
	اِبْیَضَّ (سفید ہونا) دُھندلانا
بیع	بِیَع عبادت گاہیں
	بَاعَ۔ تَبَایَعَ خرید و فروخت کرنا
	ص ۲/۱)
	(بَایَعَ بیعت کرنا (۴۸/۱۰)
بین	بَیْنَ درمیان اَبَانَ بیان کرنا
	بَیَّنَ بیان کرنا بَیِّنَۃ دلیل۔
	تَبَیَّنَ۔ اِسْتَبَانَ ظاہر ہونا

ت

مادہ	الفاظ اور عنوان
تبّ	ٹوٹنا۔ ہلاکت ہونا۔ ہلاکت
	تَبَّبَ، ہلاک کرنا، ہلاکت۔
تبت	(تابوت۔ صندوق ص ۲/۴)
تبر	تَبَرَ ہلاک ہونا تَبَّرَ ہلاک کرنا
تبع	تُبَّع قوم (ص ۱۱/۹)
	تَبِعَ پیچھے آنا۔ پیچھا کرنا اَتْبَعَ پیچھے لگانا
	اِتَّبَعَ۔ اطاعت کرنا۔ پیچھے چلنا
	تَتَابَعَ لگاتار
تجر	تجارۃ خرید و فروخت کرنا
تحت	تَحْتَ نیچے
ترب	تُرَاب مٹی متربۃ تنگدستی ص ۲/۱
	اَتْرَاب ہم آہنگی ترائب پسلیاں ص ۲/۲
ترف	اَتْرَفَ نعمت عطا کرنا (ص ۲/۲)
ترک	تَرَکَ، چھوڑنا۔
تسع	تِسْع۔ تِسْعَۃ نو (ص ۱۴/۱۰۱)
تعس	تَعَسَ گرنا۔ ہلاکت
تفث	تَفَث گندگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر باری تعالیٰ کے لیے وَاحِد کا لفظ استعمال ہوتا ہے (مف۔م) لیکن دو موقعوں پر اَحَد کا لفظ واحد کا مرادف ہو کر آتا ہے۔ (۱) اسمائے عدد اور ان کی ترکیب میں جیسے اَحَدَ عَشَرَ، اَحَدُهُمَا، احدکم منکم، احدکم، یوم الاحد (اتوار) وغیرہ (۲) نفی کی صورت میں صرف ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ جیسے لَيْسَ فِي الدَّارِ اَحَدٌ (گھر میں کوئی بھی نہیں ہے) جیسے کہ قرآن میں ہے:

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ۔ پھر تم میں سے کوئی بھی ہم کو روکنے والا نہ ہوگا۔

(۶۹/۴۷)

اور واحد کا لفظ عام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور ماسوا سب کے لیے یکساں مستعمل ہے اور اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے جس کے معنی ایک کے ہیں۔ جیسے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، لیکن جب ہم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱۱۲/۱) کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔

کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یکتا، بے نظیر اور لاثانی ہے۔ اور ان معنوں میں یہ لفظ ذات باری تعالیٰ سے مختص ہے۔

۲۔ وَحِيْد، احد کے مقابلہ میں جو چیز خلقت میں سے اکیلی اور یکتا ہو اور اس کی مثل نہ ہو۔ اس کے لیے واحد اور وحید دونوں الفاظ مستعمل ہیں۔ جیسے اَلشَّمْسُ وَاحِدَةٌ (سورج ایک ہی ہے)۔ یا فُلَانٌ وَاحِدُ عَصْرِهٖ (فلاں شخص یکتائے روزگار ہے) اور لفظ وحید انہیں معنوں میں آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا (۷۴/۱۱) ہمیں اس شخص سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا

یہ آیت ولید بن مغیرہ سے متعلق ہے جو اس وقت اولاد اور جاہ و حشم میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا۔

۳۔ فَرْد: بمعنی اکیلا۔ طاق۔ ایک تلوے کی جوتی۔ کہا جاتا ہے۔ هٰذَا شَيْءٌ فَرْدٌ۔ (یہ منفرد چیز ہے۔ منجد) فرد ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کے ساتھ دوسری نہ ملائی گئی ہو۔ یہ لفظ وتر (طاق؛ جفت کی ضد) سے عام ہے اور واحد سے خاص (مف) اس کی جمع افراد ہے جس کے معنی ہیں سب الگ الگ۔

ارشاد باری ہے:

وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ (۲۱/۸۹) اور زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

۴۔ فُرَادٰى اَلْفَرْدَةُ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں، تنہا جانے والا۔ کہا جاتا ہے جَاءُوْا فُرَادٰى وہ سب اکیلے اکیلے آئے۔ (منجد) چنانچہ قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (۶/۹۵) اور جیسا ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ایسا ہی آج اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے۔

ماحصل: (۱) اَحَد۔ لاثانی بے مثل، ان معنوں میں اللہ تعالیٰ کے لیے یا ایسی مخلوق کے لیے جس کی مثال نہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ (۸/۵۷) — لوگ ان کے پس پشت ہوں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوں۔

ماحصل: (۱) فرّ: کسی ملزم کا بھاگنا۔ (۲) ابق: غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا یا ذمہ داریوں سے بھاگنا۔ (۳) زھق: کمزور اور شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہونا۔ (۴) ھرب: مجرم کا جرم کرنے کے دوران بھاگنا کہ پکڑا نہ جائے۔ (۵) استنفر: بدک کر بھاگنا۔ (۶) ایسی عبرتناک سزا جس سے دوسرے بھاگ کھڑے ہوں۔

۶۰۔ بھائی

کے لیے اَخٌ اور اس کی جمع اِخْوَۃٌ اور اِخْوَانٌ آتی ہے۔

۱۔ اِخْوَۃٌ بمعنی بھائی بھائی۔ نسبی تعلق کے لیے استعمال ہوتا ہے (منجد۔ مف) اور اس میں سب بہن بھائی شامل ہوتے ہیں۔ جیسے:

فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ (۴/۱۱) — اگر میت کے بھائی بھی ہوں۔

میں اِخْوَۃٌ کا لفظ بہن بھائی دونوں کے لیے شامل ہے (مف)

۲۔ اخوان کا لفظ بلحاظ صداقت اور دوستی بھائی کے معنی دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ (۵۹/۱۰) — دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، گناہ معاف فرما۔

اور قرآن کریم کی اس آیت:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (۴۹/۱۰) — مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومنوں کو محض صداقت اور دوستی کا تعلق ہی نہ سمجھنا چاہیے بلکہ نسبی برادری کی طرح ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیے۔

بھاری ہونا کیلئے بوجھل ہونا — بھٹکنا کیلئے دیکھیے بھکنا

۶۱۔ بھرنا

کے لیے مَلَأَ اور اِمْتَلَأَ، دِھَاقٌ اور شَحَنَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ مَلَأَ: مَلَأَ الْإِنَاءَ کے معنی کسی برتن کو بھر دینا اور مِلْءٌ کسی چیز کی وہ مقدار ہے جس سے کوئی برتن بھر جائے (م ل منجد) قرآن میں ہے:

فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ (۳/۹۱) — (کافر اگر نجات حاصل کرنے کے لیے) بدلے میں زمین بھر سونا دیں۔ تو بھی ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا لفظ پکی اور تازہ کھجور کے ساتھ مخصوص ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۲۵/۱۹) — اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ۔ تم پر تر و تازہ پکی کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔

۳۔ نَضْرَةٌ : نَضَرَ بمعنی ملائم و تازہ اور خوبصورت ہونا (منجد ـ م ـ ل) اور نضرۃ رنگت کی خوبصورتی اور جمال کو کہتے ہیں (م ـ ل) چہرے کی تر و تازگی اور رونق ـ بشاشت ـ قرآن میں ہے:

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (۱۱/۷۶) — تو خدا ان کو اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور تازگی اور خوشدلی عنایت فرمائے گا۔

۴۔ نَاعِمَةٌ : بمعنی آسودہ زندگی ـ آسودہ حالی (منجد) نعمتوں کی فراوانی اور آسودہ حالی کی وجہ سے چہرے کا تر و تازہ ہونا ـ ارشادِ باری ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ (۸۸/۹،۸) — اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے ـ اپنے اعمال (کی جزا) کی وجہ سے خوش دل ہوں گے۔

ماحصل: (۱) طری: عموماً گوشت کی تر و تازگی کے لیے۔

(۲) رطب: کھجور کی تازگی یا تازہ کھجور کے لیے

(۳) نضرۃ: چہرے کی بشاشت اور فضا کی پاکیزگی اور

(۴) ناعمۃ: آسودہ حالی کی وجہ سے تر و تازگی کے لیے آتا ہے۔

۴ ـــــ تاکہ

کے لیے لِ ـ کَیْ ـ اَنْ ، کَیْ لَا ـ لِکَیْلَا ، لِئَلَّا کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں:

یہ سب الفاظ مضارع پر داخل ہو کر تعلیل (وجہ بتلانے) کا فائدہ دیتے ہیں ـ ان میں سے پہلے تین اثبات کے لیے ہیں ـ لِ اور کَیْ ابتدا میں اور اَنْ درمیان میں آتا ہے ـ باقی تین آخر میں لا کے اضافہ کے ساتھ نفی کے لیے مرکب بنا لیے گئے ہیں اب ان کی مثالیں دیکھیے:

۱۔ لِ: لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (۲/۴۸) — تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے۔

۲۔ کَیْ: کَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ (۱۳/۲۰) — تاکہ اس (موسیٰؑ کی ماں) کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کریں!

۳۔ اَنْ: ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ (۵۱/۳۳) — اس میں امید ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

۴۔ کَیْ لَا: کَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ (۷/۵۹) — تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں ـ انہی کے ہاتھوں میں (وہ مال) نہ پھرتا رہے۔

۵۔ لِکَیْلَا: لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ (۱۵۳/۳) — تاکہ تم اس چیز سے غمناک نہ ہو جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَطْلُوْبُ (۲۲/۷۳) طالب و مطلوب دونوں ایک جیسے کمزور ہیں۔

ماحصل: کسی کے قبضہ سے چھڑانے کے لیے فَکّ اور کسی کو مصیبت سے چھڑانے یا بچانے کے لیے انقذ آتا ہے۔

۲۸ — چھُونا

کے لیے قرآن میں مَسّ، لَمَسَ اور طَمَثَ کے الفاظ آئے ہیں۔

یہ تینوں الفاظ کنایۃً مرد اور عورت کی مجامعت کے لیے بھی قرآن میں استعمال ہوئے ہیں مثلاً دیکھیے:

(۱) مَسّ: قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ (۳/۴۷) مریمؑ نے کہا، پروردگار! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا جبکہ کسی انسان نے مجھے چھوا تک نہیں۔

(۲) لَمَسَ: اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (۴/۴۳) یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو (ہم بستر ہوئے ہوں) پھر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

(۳) طَمَثَ: یہ لفظ پہلی دفعہ کی مجامعت کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (۵۵/۵۶) ان (حوروں) کو اس سے پیشتر کسی جن یا انسان نے نہ چھوا ہوگا۔

مگر لغوی اعتبار سے یہ تینوں الگ الگ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ مَسّ: جسم کے کسی حصے کے ساتھ کسی چیز کا لگنا (مف) یہ لفظ اس معنی میں بھی قرآن میں آیا ہے۔ مثلاً

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ (۲۱/۸۳) اور ایوبؑ جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ہے:

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۲/۸۰) اور یہود کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔

۲۔ لَمَسَ: ہاتھ یا انگلیوں سے کسی چیز کو چھونا یا ٹٹولنا۔ خواہ مطلوبہ چیز ملے یا نہ ملے (مف) یہ لفظ ان معنی میں بھی قرآن میں مستعمل ہے۔ مثلاً:

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُهُبًا (۷۲/۸) اور (جنوں نے کہا کہ) ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا۔

۳۔ طمث: طمث بمعنی حیض کا خون (ف ل ۱۱۵) اور طَمَثَ یَطْمِثُ کے معنی عورت کا حیض والی ہونا بھی ہے (منجد) اور مرد کا عورت کے پردۂ بکارت کو زائل کرنا بھی (مف) گویا یہ لفظ مجامعت کے معنوں میں پہلی بار کی مجامعت سے مخصوص ہے اور پہلے دو معنوں میں یہ لفظ قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔ نیز دیکھیے "مجامعت کرنا"۔

۲۹ — چھیننا یا چھین لینا

کے لیے سَلَبَ، غَصَبَ، نَیْلَ اور خَطِفَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راندہ ـــــ دیکھیے ـــ "دھتکارنا"

۶ ـــ رتبہ ـــــــ رُتبہ پانا

کے لیے دَرَجَہ، زُلْفٰی، قَرَّبَ اور مَکَّنَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ دَرَجَۃ: بمعنی برتری، فضیلت، رُتبہ۔ مرتبہ دَرَج کی ضد دَرَک ہے۔ اور یہ دونوں الفاظ ایک ہی چیز کے دو رخ ہیں۔ سیڑھی کے زینوں پر اگر اُوپر کو چھت کی طرف چڑھا جائے تو یہی زینے یا ڈنڈے دَرَجَات کہلاتے ہیں اور نیچے اترنے کے لحاظ سے یہی زینے دَرَکَات کہلاتے ہیں۔ اسی لیے دَرَجَاتُ الْجَنَّۃ اور دَرَکَاتُ النَّار کا محاورہ استعمال ہوتا ہے (مف) اور درجہ سے مراد اتنی برتری یا فضیلت ہے جو ایک اڈے سے دوسرے تک ہوتی ہے ارشادِ باری ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (۲/۲۲۸)

اور عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے، جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق عورتوں پر ہے۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

۲۔ زُلْفٰی: بمعنی قدر و منزلت اور مرتبہ میں نزدیکی۔ (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ (۳۸/۴۰)

اور بیشک اس (سلیمانؑ) کے لیے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔

مگر یہ مادہ جب اِفعال باب میں جاتا ہے تو فاصلہ میں نزدیکی کے معنی بھی دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ (۲۶/۶۴)

اور ہم اسی جگہ دوسروں کو بھی پاس پہنچا دیں گے۔

۳۔ قَرَّبَ: قرب بمعنی نزدیک ہونا۔ اور ایسا عمل کرنا جو رتبہ میں نزدیکی کا ذریعہ بنے۔ اور قُرْبَان وہ نذر و نیاز ہے جس کے ذریعہ رتبہ اور درجہ کا حصول مطلوب ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا (۵/۲۷)

اور (اے محمدؐ!) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات درست پڑھ کر سنا دو۔ جب ان دونوں نے (اللہ کے حضور) کچھ نیازیں پیش کیں۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (۵۶/۱۰-۱۱)

اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔ وہی (خدا کے) مقرب ہیں۔

۴۔ مَکَّنَ: بمعنی بلند مرتبہ ہونا۔ اور مَکَان بمعنی جگہ۔ جائے۔ رہائش۔ ایسی جگہ جو جسم رکھتی ہو۔ اور مَکَّنَ بمعنی کسی کو اقتدار بخشنا۔ حکومت عطا کرنا۔ اور مَکِیْن بمعنی کسی مکان میں رہنے والا بھی۔ اور صاحبِ مرتبہ شخص بھی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائی جائے۔ اور اَلْمُثْلَةُ بمعنی عبرتناک سزا کی ایسی مثال قائم کرنا کہ دوسرے ارتکاب جرم سے باز آجائیں (م ۔ ل) اور بمعنی قتل کرنے کے بعد ناک اور کان یا دوسرے اعضاء کاٹ دینا (م ق) اور اُس کی جمع مَثُلات ہے۔ اور مَثَلَ بمعنی کسی چیز کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنا۔ اور مَثُل بمعنی ایسا عذاب جس کی یاد آتے ہی اس کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے۔ مثالی عذاب۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ۔ (۱۳/۶)	اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے بُرائی (عذاب) مانگنے میں جلدی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اُن سے پہلے عذاب کی ایسی کئی مثالیں گزر چکیں۔

ماحصل: (۱) عَذَاب، دُکھ، سزا۔ بُرے کام کا بُرا بدلہ۔ عام ہے۔

(۲) عِقَاب، کسی بُرے کام کا انجام اور اس کا لازمی نتیجہ۔

(۳) بَأْس: ایسی سزا جس میں سختی بھی ہو اور تنگی بھی۔

(۴) نَكِير: ناگوار، سخت اور غیر متوقع عذاب۔

(۵) نِكَال، عبرتناک سزا۔

(۶) وَبَال: شدید اور متواتر عذاب۔

(۷) مَثُلات: ایسا عبرتناک عذاب جس کی یاد سے اُس کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے۔

۶۔ عذاب دینا

کے لیے قرآن میں عَذَّبَ اور نَكَّلَ کے الفاظ آئے جن کے معنوں کی تشریح اُوپر گزر چکی اب ان کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ عَذَّبَ: وَلَوْ لَا أَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ (۵۹/۳)	اور اگر اللہ نے ان کے بارے میں جلاوطن کرنا نہ لکھ رکھا ہوتا تو ان کو دنیا میں بھی عذاب دیتا اور آخرت میں تو اُن کے لیے آگ کا عذاب تیار ہے۔
۲۔ نَكَّلَ: وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيلًا (۴/۸۴)	اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بھی بہت سخت ہے اور سزا دینے کے لحاظ سے بھی۔

۷۔ عذاب کی مختلف اقسام

کے لیے قرآن میں حُسْبَان، حَاصِب، صَيْحَة، رَجْفَة، رِجْز، خَسْف کے الفاظ آئے ہیں علاوہ ازیں رِيح صَرْصَر، سَمُوم، عَاصِف، إِعْصَار، قَاصِف، نَفْحَة اور نَفْخَة "ہوائی عذاب" میں دیکھیے۔

۱۔ حُسْبَان: بمعنی گِنتا شمار کرنا۔ اور بمعنی چھوٹا تیر (منجد) اور امام راغب کے نزدیک ہر وہ چیز جس کا محاسبہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ سَلَفَ (۴/۲۲) یہ بھی تم پر حرام ہے) مگر جو پہلے گزر چکا۔

۴۔ مَرَّ: بمعنی کسی چیز کے پاس سے گزر جانا (مف) قرآن میں ہے:

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ (۲/۲۵۹) یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی پر سے گزرا۔

اور اِسْتَمَرَّ بمعنی گزرتے جانا۔ ایک حالت یا طریقہ پر باقی رہنا۔ ہمیشگی کرنا (منجد) اور مُرُوْرِ اَیَّام بمعنی دنوں کا گزرتے جانا۔ اور مَرَّ بھی اِسْتَمَرَّ کے معنوں میں قرآن میں آیا ہے۔ جیسے فرمایا:

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ۔ (۷/۱۸۹) تو اُسے ہلکا سا حمل ٹھہر گیا جس کے ساتھ وہ چلتی پھرتی رہی۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (۵۴/۲) اور اگر کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے ہمیشہ سے چلا آتا۔

اور يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا (۱۲/۱۰۵) یعنی ان بستیوں پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے۔

گویا مَرَّ میں گزرنے کے ساتھ استمرار کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔

۵۔ مَضٰى: بمعنی گزر جانا اور چلے جانا (مف) اور مَضٰى کی ضد اِسْتَقْبَلَ ہے۔ یعنی سامنے سے آنا۔ اور مَضٰى بمعنی سامنے سے چلے جانا اور ہٹ جانا (فق ل ۲۵۲) اور ماضی بمعنی گزرا ہوا زمانہ (ضد مستقبل یعنی آنے والا زمانہ) احداث و اعیان دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ خواہ کوئی بات ہو یا واقعہ (مف)

اور مَضٰى عَلَى الْاَمْرِ بمعنی کسی کام پر ہمیشگی کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ (۸/۳۹) اور اگر یہ لوگ ویسی ہی حرکات کریں گے تو جو پہلوں کا طریقہ گزر چکا ہے (وہی ان سے سلوک ہوگا)

اور دوسرے مقام پر ہے:

حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا (۱۸/۶۰) یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگھم پر پہنچ جاؤں یا پھر برس ہا برس چلتا رہوں گا۔

۶۔ اِنْسَلَخَ: سَلَخَ بمعنی کھال کھینچنا۔ اور سَلَخَ اور اِنْسَلَخَ الشَّهْرُ بمعنی کسی قمری مہینہ کی آخری تاریخ ہو جانا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ (۹/۵) پھر جب عزت والے مہینے گزر جائیں۔

ماحصل: (۱) سَبَقَ: پہلے گزر جانا۔ اپنے مسبوق کو بھی چاہتا ہے۔

(۲) خَلَا: میں گزرنے کے ساتھ جگہ یا وقت کے خالی ہونے کا تصور بھی پایا جاتا ہے اور اس جگہ کسی دوسری چیز کے آنے کا۔

(۳) سَلَفَ: گزرنے کے ساتھ پچھلے سے نسبت کا بھی مقتضی ہوتا ہے۔

(۴) مَرَّ: میں گزرنے کے ساتھ استمرار یعنی ہمیشہ کرنے کا تصور بھی پایا جاتا ہے یا کسی چیز کے پاس سے گزرنے کا۔

(۵) مَضٰى: محض گذشتہ زمانہ میں کسی کام کے سرانجام پانے کا معنی دیتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۔ ناشکرا

کے لیے کَفُوْر اور کَنُوْد کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ کَفُوْر۔ کَفَرَ (۱) خدا سے انکار کرنا (۲) خدا کی نعمتوں سے انکار کرنا۔ کفرانِ نعمت کرنا۔ خدا کا انکار کرنے والے کے لیے کَافِر اور اس کی نعمتوں کا انکار کرنے والے کے لیے کَفُوْر یا کَفَّار کے الفاظ بالعموم استعمال ہوتے ہیں (ضد شَاکِر اور شَکُوْر) ارشادِ باری ہے:

اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا (۷۶/۳) — ہم نے انسان کو راستہ سمجھا دیا ہے اب چاہے تو شکرگزار بن جائے اور چاہے تو ناشکرا۔

۲۔ کَنُوْد: کَنَدَ بمعنی ناشکری کرنا اور کَنُوْد ایسے ناشکرے کو کہتے ہیں جو مصائب و مشکلات کا تو ہر دم ذکر کرتا رہے مگر خدا کے انعامات کا کبھی نام تک نہ لے۔ ناشکر گزار، بخیل۔ نمک حرام (منجد۔ م۔ق) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ (۱۰۰/۶) — بیشک انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے۔

ماحصل: کَفُوْر: احسان ناشناس ہے جبکہ کَنُوْد احسان ناشناس ہونے کے علاوہ ہر وقت شاکی بھی رہتا ہے۔

۷۔ نافرمانی کرنا

کے لیے عَصٰی، فَسَقَ اور فَجَرَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ عَصٰی: بمعنی حکم نہ ماننا۔ نافرمانی کرنا (منجد) کسی بھلائی کی بات کی تعمیل نہ کرنا (مف) خواہ یہ دانستہ ہو یا نادانستہ۔ اور عِصْیَان بمعنی نافرمانی (۴۹/۷) اور عَاصِی بمعنی نافرمان۔ اور عِصِیًّا بمعنی بہت نافرمان (۱۹/۴۴) قرآن میں ہے:

وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی (۲۰/۱۲۱) — آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو وہ بے راہ ہو گیا۔

۲۔ فَسَقَ: بمعنی حق و اصلاح کے راستہ سے ہٹ جانا۔ بدکار ہونا (منجد) اطاعت سے باہر نکل جانا (م۔ل) فَاسِق کا لفظ عادی نافرمان کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور فسق کا لفظ ہر چھوٹے بڑے گناہ کے ارتکاب پر بولا جاتا ہے۔ شرعی احکام کا خیال نہ رکھنے والا (مف) تاہم ایسا شخص گناہ کو گناہ ضرور سمجھتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا (۳۲/۱۸) — بھلا جو مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟

۳۔ فَجَرَ: بمعنی کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا اور فاجر بمعنی دین کی پردہ دری اور نافرمانی کرنے والا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واحد مؤنث کے لیے تَاكَ یا تِلْكَ تثنیہ کے لیے تَانِكَ یا تَيْنِكَ اور جمع مذکر و مؤنث دونوں کے لیے اُولٰٓئِكَ ہی آتا ہے۔ مثلاً :

اشارہ بعید واحد مؤنث : تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ (۲/۱۳۴) وہ ایک اُمّت تھی جو گزر گئی۔

۳- اسم اشارہ بعید کے اصل الفاظ ذٰلِكَ اور تِلْكَ بھی اپنے مخاطب کے اعتبار سے ضمیر مخاطب کی طرح بدلا کرتے ہیں لیکن ان سے معنی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ مثلاً :

(۱) ذٰلِكَ الْكِتَابُ (۲/۲)	یہ کتاب یا وہ کتاب
(۲) ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا	وہ تم دونوں کا رب ہے
(۳) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (۴۰/۶۰)	وہ تم سب کا رب ہے
(۴) فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ (۱۲/۳۲)	یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔
(۵) اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ (۷/۲۲)	کیا میں نے تمہیں اس درخت کے پاس جانے سے منع نہ کیا تھا؟
(۶) تِلْكُمَا الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا (۷/۴۳)	وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے۔

۴- هٰذَا اور ذٰلِكَ پر كَ "تشبیہ" بڑھا کر بھی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی هٰكَذَا بمعنی ایسا ہی اور كَذٰلِكَ بمعنی ویسا ہی، ایسا ہی، اسی طرح سے لیکن اُردو ترجمہ میں ان سب اسمائے اشارہ کا ترجمہ عموماً اشارہ قریب سے کر دیا جاتا ہے کیونکہ اردو میں اشارہ میں تثنیہ جمع، مذکر و مؤنث کی کوئی تمیز ہے ہی نہیں۔ هٰذَا، ذٰلِكَ، هٰذِهٖ، تِلْكَ، هٰٓؤُلَآءِ سب کا ترجمہ "یہ" ہی کیا جاتا ہے۔ اور كَذٰلِكَ کا ترجمہ بھی "ایسے ہی" یا "اسی طرح" کرتے ہیں۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ (۲/۱۸۷)	اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

۵- هُنَا، (بمعنی یہاں) زمانہ اور جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ تاہم زیادہ تر جگہ کی طرف اشارہ کے لیے ہی آتا ہے۔ اور ذَا- ذَاكَ اور ذٰلِكَ کی طرح هُنَا، هُنَاكَ اور هُنَالِكَ تینوں طرح مستعمل ہے۔ ارشاد باری ہے :

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ۔ (۱۰/۳۰)	وہاں ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اُس نے آگے بھیجے ہوں گے آزمائش کرلے گا۔

دوسرے مقام پر ہے :

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ۔ (۷/۱۱۹)	تو وہ (جادوگر) وہاں مغلوب اور ذلیل ہو کر رہ گئے۔

هُنَا سے پہلے هَا کا اضافہ کرکے اسے صرف جگہ کے لیے مختص کر دیا جاتا ہے۔ بمعنی اس جگہ۔ اسی جگہ قرآن میں ہے :

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (۵/۲۴)	(اے موسیٰؑ) تم اور تمہارا پروردگار جاؤ اور لڑائی کرو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ